روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 21 دسمبر 2001ء 5 شوال 1422 ہجری - 21 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 289

قرآن سناؤں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے خانہ کعبہ میں قرآن کریم کی چند آیات کفار کو سنائیں تو انہوں نے اس قدر مارا کہ چہرے پر نشان پڑ گئے جب دوسرے صحابہ نے ہمدردی کا اظہار کیا تو فرمایا:

اگر تم کہو تو کل پھر اسی طرح ان لوگوں کو اونچی آواز میں قرآن سناؤں۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 256- محمد بن عبدالکریم الجزری مکتبہ اسلامیہ طہران)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر یک ملک کے آدمی کو' خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو' ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر یک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255 -256)

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 52)

چندہ وقف جدید مالی استطاعت کے مطابق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے۔ جس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا ہے خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 دسمبر 1992ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید)

محترم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم صاحب کی وفات

مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم احمد صاحب 01-12-14 بروز جمعہ میری لینڈ سٹیٹ (امریکہ) میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ''بیت الرحمٰن'' سے واپس دفتر جا رہے تھے کہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔

آپ محترم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم سابق مینیجر جنگ فیکٹری کنری کے صاحبزادے اور مکرم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ کے داماد تھے۔ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے چھوٹے بھائی

باقی صفحہ 7 پر

سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس انتقال کر گئے

احباب کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب روحانی خزائن کی کتابت کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے اور روزنامہ الفضل کے سابق ہیڈ کاتب مکرم منشی محمد

باقی صفحہ 7 پر

درس القرآن کی اختتامی دعا کا پر کیف عالمی نظارہ

حضور کی اقتدا میں اکناف عالم کے احمدیوں کی شمولیت

29 رمضان المبارک بمطابق 15 دسمبر 2001ء کو بیت الفضل لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان کے درس کی اختتامی دعا کروائی۔

حضرت صاحب نے آغاز درس میں فرمایا کہ اگرچہ آج 29 رمضان ہے اور کل لندن میں روزہ ہے لیکن دنیا کے بعض ممالک میں کل عید الفطر ہوگی اس لئے آج اختتامی دعا کروائی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۃ الاعراف کی آیت 200 تا 207 (اختتام سورۃ) تک کی تفسیر فرمائی اور پھر سورۃ الانفال کے درس کا آغاز فرمایا۔ اور اس سورۃ کے مضامین پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد حضور انور نے احباب کے سامنے ایک

باقی صفحہ 7 پر

عرفانِ حدیث نمبر (93)

مرتبہ: عبدالسمیع خان

یتیم کی خدمت کا صلہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا سوائے اس کے کہ وہ ایسا گناہ کرے جو نا قابل معافی ہو۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی رحمۃ الیتیم حدیث نمبر 1840)

ایک روایت سنن ترمذی سے کتاب البرّ سے لی گئی ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں باقاعدہ طور پر شامل کرلے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، سوائے اس کے کہ وہ کوئی نا قابل معافی گناہ کرے۔ یہاں گھر میں پالنے کی بات نہیں ہے یہ ایک اور حسن سلوک ہے یتیموں سے جس میں ایک شخص کو یہ توفیق نہ ہو کہ گھر میں پال سکے۔ بعض دفعہ ایک آدمی مہربان ہوتا ہے اور اس کی بیوی نامہربان ہوتی ہے تو ایسی صورت میں احتیاط ضروری ہے کہ وہ گھر میں نہ پالے لیکن اگر وہ کھانے میں اپنے ساتھ شامل کرسکتا ہے تو اس کی موجودگی میں بیوی اس سے بد خلقی نہیں کرسکتی۔ یہ بھی ایک روزمرہ دیکھنے کی بات ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نیکیوں کے جہاں تک ممکن تھے امکانات کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھ دئے ہیں یہ نہیں کرسکتے تو یہ کرو، یہ نہیں کرسکتے تو یہ کرو، ہر نیکی پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم جنتوں کے وعدے ہیں اس سے دل میں تحریص تو پیدا ہوتی ہے مگر بعض لوگ مجبور ہیں وہ نیکی کو مکمل صورت میں ادا نہیں کرسکتے۔ تو میرے نزدیک آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسے ہی لوگوں کے لئے یہ فرمایا کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں باقاعدہ طور پر شامل کرلے۔ اب کھانے پینے میں شامل کرنے کا یہ بھی مفہوم ہو سکتا ہے کہ باہر اس کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا طریق تھا کہ اپنا کھانا باہر لے جایا کرتے تھے اور باہر یتیموں اور مسکینوں وغیرہ کو اس میں شامل فرما لیا کرتے تھے۔ تو کئی صورتیں ممکن ہیں اگر وہ نہ ہو تو پیسہ خرچ کرکے اپنے جیسا کھانا ان کے لئے مہیا کروادے یہ بھی ایک صورت ہے۔

فرمایا وہ جنت میں داخل ہوگا سوائے اس کے کہ وہ کوئی نا قابل معافی گناہ کرے۔ (سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی رحمة الیتیم) اب اس میں نا قابل معافی گناہ میں اکثر شرک ہی مراد ہوتی ہے۔ اگر وہ شرک نہیں بھی کرے گا نسبتاً ادنیٰ درجے کے چھوٹے موٹے گناہ اس سے سرزد ہوں جو کبائر نہ ہوں تو ایسی صورت میں اس کو مطمئن رہنا چاہئے کہ اس وجہ سے کہ یتیم کا نگران بنا اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ معاف فرمادے گا اور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ کتنی عظیم الشان خوشخبریاں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی تعلیم اور اپنی سنت پر چلنے والوں کو عطا فرمائی ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ- 29- اپریل 99ء

محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

مذاہب عالم اور روحانی تازگی کا سامان

☆ ہندو مذہب میں صدیوں سے ایک اوتار کا انتظار تو ہے مگر صدہا سال سے ان میں کسی شخص نے زندہ خدا سے زندہ تعلق کا اس رنگ میں دعویٰ نہیں کیا کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور مسائل زمانہ کے متعلق اس کی راہ نمائی کی جاتی ہے اور جن کتب کو وہ الہامی کتب مانتے ہیں اس کے معارف ودقائق کا علم ان کو دیا جاتا ہے- اور غیب کی خبریں ان کو عطا ہوتی ہیں اور روحانی برکات سے ان کو متمتع کیا جاتا ہے-

☆ یہودیت میں آنے والے مسیح اور اس سے پہلے ایلیاہ کے دوبارہ آسمان سے آنے کا تصور قدیم زمانہ میں تھا مگر اب بالکل مدھم پڑ چکا ہے-

☆ مسیحیت میں اب بھی مسیح کی آمد ثانی کا انتظار ہے بلکہ پولوس کی رائے تھی کہ وہ ان کی زندگیوں میں ہی ہو جائے گی- 2 ہزار سال میں تازہ روحانی پھل دینے والے وجود جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جائیں ان کا تصور نہیں ملتا-

☆ زردشتی مذہب میں یہ تصور ہے کہ زردشت کے بعد سیوشانس قیامت کے قریب یا قیامت کے وقت آئے گا- بدھ مت میں متیا بدھ کا ظہور بقول بدھ مصنفین کے لمبے عرصہ بعد ہوگا-

☆ قرآن مجید کے فیض سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں تجدید دین کرنے والے بزرگ ہر صدی میں آتے رہے ہیں اور زندہ خدا سے زندہ تعلق کے ذریعہ دنیا کے روحانی فیض اور ایمان کی تازگی کا سامان کرتے رہے ہیں اور ان کو قبولیت دعا کا نشان عطا ہو رہا ہے جس کو وہ مضبوط دلائل سے ثابت کرتے رہتے ہیں چنانچہ دوسروں کے مقابلہ میں ان کی دعا نمایاں طور پر قبولیت کا درجہ پاتی رہی ہے اس کا ثبوت وہ اس طرح بھی دیتے رہے ہیں کہ جو ان سے قبولیت دعا میں مقابلہ کرنا چاہے وہ ان کے ساتھ قرعہ کے ذریعہ برابر تعداد میں ایسے مریضوں کا انتخاب کرے جن کو ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے ہوں پھر خوب ظاہر ہو جائے گا کہ کس کے مریض غیر معمولی طور پر شفا پا گئے اور اس طرح ظاہر ہو جائے گا کہ خالق کائنات کس کی دعا سنتا ہے اور کس کی دعا رد کرتا ہے یا وہ اپنی الہامی کتاب کے معارف وحقائق لکھنے میں ان سے مقابلہ کرلے اور مقبولہ فریقین جج سے فیصلہ کرالے کہ اپنی کتاب کے معارف وحقائق لکھنے میں کون بالا رہا- یا ان سے مقابلہ میں آئندہ ہونے والے عالمی واقعات جو ابھی پردہ غیب میں ہیں کہ بارہ میں خدا سے خبریں پاکر شائع کرے اور دیکھ لے کہ کس کی پیش خبریاں سچی نکلیں-

---

جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) کا پہلا جلسہ سیرت النبیؐ

(رپورٹ عارف محمود صاحب مربی سلسلہ)

17- جون 2001ء بروز اتوار جماعت احمدیہ نائیجر (Niger) میں پہلا جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ جس میں بڑی تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

جلسہ صبح 9 بجے قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوا۔ بعد میں اس کا ترجمہ فرنچ کے علاوہ دو بڑی لوکل زبانوں 'ہاؤسا' اور 'جرماں' میں پیش کیا گیا۔ پھر حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی منظوم کلام قصیدہ فی مدح خاتم النبیین "یاعین فیض اللہ والعرفان" پیش ہوا اور اس کا فرنچ اور دونوں لوکل زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم الفا ابوبکر عبداللہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے متعلق تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم معلم مومن رابیو نے 'آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے سلوک، کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے جلسہ سیرت النبیؐ کی غرض حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے حوالہ سے اور آنحضورؐ کی اپنے صحابہ کرام کے ساتھ محبت کے موضوع پر تقریر کی اور آخر پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا جن کی تعداد 368 تھی۔ تمام تقاریر فرنچ میں تھیں جن کا ساتھ ساتھ ہاؤسا اور جرماں میں ترجمہ کیا جاتا رہا جسے تمام حاضرین نے پسند کیا۔ یہ نائیجر جماعت کا سب سے پہلا جلسہ تھا جس کا انتظام نیامی کے مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ تمام خدام نے بھرپور تعاون کیا اور جلسے کی کامیابی کے لئے خوب محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 19 اکتوبر 2001ء)

نکال دے میرے دل سے خیال غیروں کا
محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت مصلح موعود اور قائداعظم محمد علی جناح

یادگار ملاقاتیں - پختہ رابطے اور تاریخی خط و کتابت

محترم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

قسط اول

قائداعظم محمد علی جناح مسلمانان ہند کے عظیم لیڈر تھے۔ آپ نے ہمیشہ اصولوں پر مبنی سیاست کی اور سیاست کے لئے کبھی بھی غیر آئینی حربے استعمال نہیں کئے عوام میں شہرت پانے کے لئے کبھی اصولوں کو قربان نہیں کیا ہمیشہ ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے آئینی ذرائع اختیار کر کے مسلمانان ہند کے حقوق کا تحفظ کیا۔ آپ نے 1905ء میں کانگریس کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا 1913ء میں مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اور 1916ء میں مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ 1919ء میں جب تحریک خلافت تحریک ہجرت اور عدم تعاون اور ترک موالات کا آغاز ہوا تو قائداعظم ان تحریکوں سے کلیۃً الگ رہے۔ بلکہ آپ نے مسلمانان ہند کو ان تحریکوں کے خطرناک نتائج سے آگاہ کیا اور مسلمانوں کو ان تحریکات میں حصہ لینے سے روکنے کی مقدور بھر کوششیں کیں۔ مگر ان پر جوش تحریکات کے زمانہ میں ہوش کی باتیں کون سنتا تھا۔ اس وقت مسلمانان ہند، ہندوؤں اور گاندھی کے سحر میں گرفتار ہو چکے تھے جناح کی بات سننے والا کوئی نہ تھا۔ چنانچہ ایسے حالات نے جناح کو پس منظر میں جانے پر مجبور کر دیا۔ مگر جہاں بھی موقعہ ملتا آپ مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے اور ان کو غلط طور طریقے اختیار کرنے پر متنبہ کرتے رہتے۔

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد بھی مسلمانوں کے حقوق کیلئے ہر وقت کوشاں رہتے تھے آپ بھی مسلمانوں کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے آئینی ذرائع اختیار کرنے کی تلقین فرماتے۔ آپ نے مسلمانان ہند کو تحریک خلافت تحریک ہجرت اور عدم تعاون کی تحریک کے خطرناک عواقب سے آگاہ کیا اور بتایا کہ ان تحریکات میں حصہ لینے سے ہندو کو فائدہ ہوگا۔ کانگریس کو تقویت پہنچے گی۔ مسلمانوں کو ہندوستان سے ہجرت نہیں کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کے ہجرت کرنے کے نتیجہ میں ہندو ان کی جائیداد پر قابض ہو جائے گا۔ ملازمتوں میں جہاں مسلمان پہلے ہی کم ہیں۔ عدم تعاون کی تحریک کے نتیجے میں ہندو آگے آ جائے گا۔ جہاں قائداعظم محمد علی جناح کی باتوں پر کسی نے کان نہ دھرا وہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی باتوں کو بھی کسی نے اہمیت نہ دی۔ ان حالات میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر قائداعظم کی قومی خدمات کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت فضل عمر نے 14 نومبر 1923ء کو بریڈلا ہال لاہور میں ایک تقریر فرمائی جس میں مسلمانوں کو مسٹر جناح اور راجہ صاحب محمود آباد سے بے التفاتی برتنے پر سخت اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک زمانہ تھا۔ جب مسلمان ان کی بہت بڑی قدر کرتے اور ان کو اپنا لیڈر سمجھتے تھے مگر اب یہ حالت ہے کہ ان کو بالکل چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس طرح مسلمان نقصان اٹھا رہے ہیں"۔

(ریویو آف ریلجنز اردو جون 1924ء ص 22)

مسٹر محمد علی جناح کی خدمات ہی کا اثر تھا کہ حضور کو نہ صرف ان کی ذات سے بلکہ مسلم لیگ سے بھی گہری ہمدردی پیدا ہو چکی تھی۔ خصوصاً اس لئے کہ یہ واحد سیاسی ادارہ تھا جو مسلمانان ہند کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے کوشاں تھا اور صحیح سمت میں مسلمانوں کی راہنمائی کر رہا تھا۔ حضور کی ازحد خواہش تھی کہ مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط مستحکم اور فعال بنایا جائے حضور کی مسلم لیگ میں دلچسپی کے پیش نظر ہی مسلم لیگ کی استقبالیہ کمیٹی نے حضور کو مسلم لیگ کے اجلاس لاہور منعقدہ 23 مئی 1924ء میں شرکت کی خاص طور پر دعوت دی تھی۔ حضور چونکہ سفر یورپ پر تشریف لے جا رہے تھے۔ اس لئے اجلاس میں شامل نہ ہو سکے مگر حضور نے اس وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ "اساس الاتحاد" کے نام سے ایک کتابچہ تصنیف فرمایا جس میں مسلم کی تعریف کی گئی تھی اور مسلم لیگ کو مسلمانوں میں مقبول بنانے کے لئے یہ لائحہ عمل تجویز کیا کہ:۔

"پس ضروری ہے کہ مسلم لیگ کے دروازے ہر ایک فرقہ کے لئے کھلے ہوں۔ جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے خواہ اس کو دوسرے فرقوں کے لوگ مذہبی نقطہ نگاہ سے کافر ہی سمجھتے ہوں اور اس کے کفر پر تمام علماء کی مہریں ثبت ہوں"۔

(اساس الاتحاد ص 3-4)

حضرت فضل عمر نے 11 ستمبر 1927ء کو الفنسٹن ہال میں نواب سر ذوالفقار علی خاں کی صدارت میں ایک بصیرت افروز لیکچر دیا جس میں جہاں آپ نے مختلف امور کی طرف مسلمانان ہند کی توجہ دلائی وہاں آپ نے قائداعظم محمد علی جناح کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کا احترام کرنے کی تاکید فرمائی۔

"جناح صاحب اس وقت سے مسلمانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں کہ محمد علی صاحب (جوہر) ابھی میدان میں نہ آئے تھے۔ میں ان (جناح) کی خدمات کے باعث ان کو قابل عزت اور قابل ادب سمجھتا ہوں۔ جب تک مسلمانوں میں یہ احساس نہ ہو کہ خدمت کرنے والوں کی خدمت کا اعتراف کریں۔ اور ان کا ادب کریں اس وقت تک ان میں قومی وقار پیدا نہ ہوگا"۔

(لیکچر شملہ ص 19-20)

ہندو مسلم کانفرنس

ہندوستان میں ہندو مسلم مناقشات دور کرنے کیلئے وائسرائے نے ہندو مسلم اتحاد کانفرنس بلائی۔ جس کا پہلا اجلاس 30 اگست 1927ء کو شملہ میں ہوا۔ اس اجلاس میں محمد علی جناح۔ سر عبدالقیوم۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد، سر عمر حیات ٹوانہ۔ سر ذوالفقار علی خاں۔ مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی، مولوی ظفر علی خاں۔ ہندوؤں میں سے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ، ڈاکٹر مونجے لالہ لاجپت رائے مسٹر سری نواس آئینگر وغیرہ شامل ہوئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے گرما گرم بحثیں اور تقریریں ہوئیں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اس اجلاس میں شریک ہو کر اتحاد کے صحیح طریق پر تقریر فرمائی اور مسلمانوں کے اقتصادی حقوق کی حفاظت پر زور دیا۔ اتحاد کے اصولوں پر مفصل غور کے لئے 7 ستمبر 1927ء کو دوسرا اجلاس مقرر ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہندو مسلم اتحاد کیلئے بیس تجاویز پیش فرمائیں۔

اس دن شام کو ہندو مسلم اتحاد کا تیسرا اجلاس قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں ہوا۔ جس میں کانفرنس کیلئے ایجنڈا تیار کرنے کیلئے مشترکہ سب کمیٹی کے قیام کی تجویز ہوئی۔ حضرت فضل عمر بھی اس کے ممبر نامزد ہوئے۔ یہ کانفرنس کئی روز تک جاری رہی۔ اسی دوران قائداعظم سے حضرت فضل عمر کی ایک تفصیلی ملاقات ہوئی اس کانفرنس کے دوران ایک مرحلے پر حضور نے جداگانہ انتخاب کے حق میں ایک پر زور تقریر فرمائی۔ اس اجلاس کے آخر میں قائداعظم نے فرمایا:۔

"مجھے ان تقریروں سے قوم کی اکثریت کا جداگانہ انتخاب کے حق میں ہونا معلوم ہو گیا ہے۔ جب ہندوؤں کے ساتھ فیصلہ کرنے کا موقع آئے گا تو میں ان کی رائے کا خیال رکھوں گا"۔

(ہماری ہجرت اور قیام پاکستان ص 16 از حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب)

اس ضمن میں قابل غور امر یہ ہے کہ جناب قائداعظم اس وقت تک جداگانہ انتخاب کے حق میں نہیں تھے۔ حضور کے زبردست دلائل نے ان کی رائے کو بدل کر رکھ دیا اور آنے والے واقعات نے ثابت کیا کہ جداگانہ انتخاب نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ حضرت فضل عمر اس سفر شملہ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں۔

"اس سال میں نے شملہ کا سفر اختیار کیا...... مسز نیڈو جو مشہور عورت لیڈر ہے انہوں نے ذکر کیا۔ میں ایک موقعہ پر مسٹر محمد علی جناح سے ملی تو انہوں نے کہا احمدی جماعت میں کام کرنے کی عجیب روح ہے۔ اسمبلی میں مسودہ پیش ہوتا ہے مگر اس کے متعلق بہت سے اسمبلی کے ممبروں کو اتنی فکر نہیں جتنی ان لوگوں کو ہے۔ ان کے آدمی نہ رات دیکھتے ہیں نہ دن ہر وقت ہمارے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اپنا مشورہ پیش کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب مجھے مسودہ ملا تو میں نے راتوں رات آدمیوں کو اسمبلی کے بعض ممبروں کے پاس بھیجا کہ انہیں اس کے متعلق ضروری باتیں بتاؤ۔

اس اثناء میں شملہ میں اتحاد کانفرنس منعقد ہوئی جس کا مجھے ممبر بنایا گیا اس طرح مجھے ہندو مسلمان لیڈروں کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑا جس سے کئی فائدے ہوئے"۔

(تقریر دلپذیر ص 15-16)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مسٹر جناح اور مولانا محمد علی سے پچھلے دنوں شملہ میں مجھے شناسائی ہو چکی ہے، اور یونیٹی کانفرنس (اتحاد

کانفرنس) اور قانون حفاظت مذاہب کے متعلق گفتگوؤں
ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ میں مسٹر جناح
کو ایک بہت زیرک قابل اور مخلص خادم قوم سمجھتا ہوں
اور ان سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میرے نزدیک
وہ ان چند لوگوں میں سے ہیں جنہیں اپنے ذاتی عروج
کا اس قدر خیال نہیں جس قدر کہ قومی ترقی کا ہے۔''
(مسلمانان ہند کے امتحان کا وقت ص9)

حضرت فضل عمر نے مسلمانان ہند کو قائداعظم کا ادب واحترام کرنے کی نصیحت فرمائی مگر مسلمانان ہند میں سے کانگرس اور کانگرس نواز جمعیت العلماء مومن کانفرنس، احرار وغیرہ تنظیموں نے قائداعظم کے خلاف محاذ بنالیا اور یہ سلسلہ اس قدر بڑھا کہ آخر قائداعظم نے ہندوستان کی سیاست کے ہاتھوں تنگ ہو کر انگلستان میں مستقل رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ قائداعظم گول میز کانفرنس 1930ء کے بعد لنڈن میں ہی ٹھہر گئے۔ ہندوستان میں مسلم حقوق کے تحفظ کی تحریک کو اس سے بڑا نقصان ہوا۔ کانگریس اور کانگریس نواز ملتے ہندوستانی سیاست سے محمد علی جناح کی غیر حاضری پر بہت خوش تھے کہ اب ہندوستان پر کانگریس کی حکومت کا وقت آ گیا ہے۔ اس نازک موقعہ پر حضرت فضل عمر کا دل تڑپ اٹھا۔ چنانچہ آپ نے احمدیہ مشن لنڈن کے امام مولانا عبدالرحیم صاحب درد کو دوبارہ لنڈن بھجوایا۔ وہاں درد صاحب نے قائداعظم کو دوبارہ سیاست میں حصہ لینے پر اصرار کیا اور ان سے اس سلسلے میں کئی ملاقاتیں کیں۔ اس وقت قائداعظم ہندوستان کی سیاست کو خیر آباد کہہ چکے تھے۔ درد صاحب اور دیگر لوگوں کی کوششوں سے قائداعظم ہندوستانی سیاست میں واپس آنے پر راضی ہوئے۔

مولانا درد صاحب نے اس سلسلہ میں قائداعظم سے متعدد ملاقاتیں کیں اور مارچ 1933ء کو قائداعظم کے آفس واقع King's Bench Walk London پر آخری ملاقات کی اور آخر کار تین گھنٹے کی بحث وتمحیص کے بعد قائداعظم کو ہندوستان واپس آنے پر آمادہ کرلیا۔

قائداعظم نے یہ عذر کیا کہ میں تو ہندوستان کی سیاست کو خیر باد کہہ چکا ہوں اب دوبارہ کس سٹیج سے اپنی سیاست کا آغاز کروں۔

مولانا درد صاحب نے فوراً کہا کہ چند دن تک عید کی تقریب ہے وہاں آپ کی تقریر کا انتظام کیا جاسکتا ہے جہاں سے آپ سیاست کے آغاز کا اعلان کرسکتے ہیں۔

چنانچہ قائداعظم بیت الفضل واقع 63 میلروز روڈ لنڈن میں ''ہندوستان کے مستقبل'' پر لیکچر دینے پر رضا مند ہو گئے قائداعظم نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ میں کیا کہ:۔

"The Eloquent Persuation of the Imam left me no Escape"

''امام صاحب کی فصیح وبلیغ ترغیب نے میرے لئے کوئی راہ بچنے کی نہیں چھوڑی''۔

یہ تقریر برطانوی اور ہندوستانی پریس کی خاص توجہ کا مرکز بنی کہ ایک مذہبی جماعت کے مرکز میں سیاسی تقریر کی گئی اس وجہ سے ہندوستان اور برطانیہ کے چوٹی کے اخبارات میں اس کی وسیع اشاعت ہوئی۔ مثلاً

(1) Madras Mail 7th April 1933.
(2)Hindu Madras 7th April 1933.
(3) Evening Standard 7th April 1933.
(4) Egyptian Gazette Alexandria
(5) West Africa 15th April 1933.
(6) Stateman Calcutta 8th April 1933.
(7) Sunday Times London 9th April 1933.

اس تقریر کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خان اور ان کی بیگم لنڈن پہنچے اور قائداعظم سے ملاقات کی۔ لنڈن میں بیت الفضل میں قائداعظم کی تقریر اور قائداعظم کو واپس ہندوستان آنے پر آمادہ کرنے کے سلسلہ میں مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے بزرگ صحافی اور تحریک پاکستان کے ممتاز لیڈر جناب میاں محمد شفیع صاحب (م ش) تحریر کرتے ہیں۔

ترجمہ:۔ مسٹر جناح ہندوستان کی گندی سیاست سے اس قدر بددل ہو گئے اور رائے عامہ کے ہندوستانی لیڈروں سے اتنے برگشتہ خاطر ہوئے کہ انہوں نے ہندوستانی سیاست سے ریٹائر ہونے کا فیصلہ کرلیا اور اس علامت کے طور پر انہوں نے لنڈن میں قریباً ہمیشہ کے لئے قیام کرلیا۔ یہ مسٹر لیاقت علی خان اور مولانا عبدالرحیم درد امام لنڈن ہی تھے جنہوں نے مسٹر محمد علی جناح پر زور دیا کہ وہ اپنا ارادہ بدلیں اور وطن واپس آ کر قومی سیاست میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس کے نتیجہ میں مسٹر جناح 1934ء میں ہندوستان واپس آئے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔
(پاکستان ٹائمز 11 ستمبر 1981ء صفحہ 2 کالم 1 سپلیمنٹ)

قائداعظم کی ہندوستان واپسی پر حضرت فضل عمر کا ان سے مسلسل رابطہ رہا۔ گو پنجاب مسلم لیگ جو علامہ اقبال کی سرکردگی میں قائم تھی جماعت احمدیہ کی مخالف تھی اور مجلس احرار وغیرہ سے اتحاد کررہی تھی مگر قائداعظم نے اس کو ناپسند فرمایا اور آخر کار علامہ اقبال کی مسلم لیگ کا مرکزی مسلم لیگ سے الحاق مسترد کر دیا اور سر سکندر حیات والی مسلم لیگ کا الحاق منظور فرمایا۔

قرارداد پاکستان کی منظوری

جب 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں قرار داد پاکستان منظور ہوئی۔ اس اہم موقعہ پر حضرت فضل عمر نے دو افراد پر مشتمل احمدیہ وفد بھجوایا جو حضرت عبدالرحیم صاحب نیر اور محترم مولانا محمد یار عارف پر مشتمل تھا۔

جماعت کے خلاف اقدامات کی مزاحمت

جماعت احمدیہ کی طرف سے جب مسلم لیگ کی حمایت کے اعلانات اور ارادے سامنے آئے تو قائداعظم سے 23 مئی 1944ء میں سرینگر کشمیر کے دورہ کے دوران ایک پریس کانفرنس میں ایک صحافی نے احمدیوں کے بارے میں سوال کیا۔ قائداعظم نے اس موقعہ پر اپنا اصولی مؤقف قائم رکھا اور سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

''مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا ہے کہ مسلمانوں میں سے مسلم لیگ کا ممبر کون بن سکتا ہے۔ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلہ میں پوچھا گیا میرا جواب یہ ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے اس میں درج ہے ہر مسلمان بلاتمیز عقیدہ وفرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اس میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔
(اخبار اصلاح سرینگر 13 جون 1944ء)

اس کے بعد 30 جولائی 1944ء کو قائداعظم محمد علی جناح کی صدارت میں مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوا۔ سبجیکٹ کمیٹی میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے قادیانیوں کو مسلم لیگ سے خارج کرنے کی تجویز پیش کی سبجیکٹ کمیٹی نے اس تجویز کو رد کردیا۔

جب اجلاس شروع ہوا تو مولانا عبدالحامد بدایونی نے اجلاس میں کھڑے ہو کر احمدیوں کے خلاف قرارداد پیش کرنی چاہی۔ چونکہ ایجنڈے میں یہ تجویز شامل نہیں تھی اس لئے قائداعظم نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔

قائداعظم کی جماعت احمدیہ کو یقین دہانی

ہندوستان میں سیاسی سرگرمیاں اپنے عروج پر تھیں مسلم لیگ اور کانگریس میں اختلافات کی خلیج گہری ہوتی جارہی تھی۔ کسی ایک معاملے پر متفق ہونے کی بات بہت مشکل ہوگئی تھی۔ کانگریس ہندوستان کے عوام کی نمائندگی کی دعویدار تھی۔ جب کہ مسلم لیگ دعوے دار تھی کہ مسلم لیگ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے جب کہ مسلمانوں کی کئی جماعتیں احرار، جمعیت العلماء ہند، خاکسار، مومن پارٹی، جماعت اسلامی وغیرہ مسلم لیگ کی مخالف تھیں وہ مسلم لیگ کی مسلمانوں کی نمائندہ حیثیت کو چیلنج کر رہی تھیں۔ بلکہ وہ کانگریس کو باور کرانے کے لئے کوشاں تھیں کہ کانگرس اس سے معاملات طے کرے۔ اور کانگرس مسلم لیگ کی اس حیثیت کو رد کرنے کے لئے اپنی لے پالک اور ٹوڈی پارٹیوں کو مسلم لیگ کے خلاف استعمال کررہی تھی۔ ہندو بنئے کا سرمایہ اپنا رنگ دکھا رہا تھا۔ مسلم لیگ کوئی سرمایہ داروں کی جماعت نہیں تھی جو ان بکاؤ پارٹیوں کو خرید سکتی۔ اس صورت حال میں حضرت فضل عمر کی سیاسی فہم وفراست نے بھانپ لیا کہ اس وقت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ مسلم لیگ کی مکمل حمایت کریں۔ تاکہ مسلم لیگ کانگرس کے اس دعوے کو غلط ثابت کرسکے کہ وہ ہندوستان کے عوام کی نمائندہ ہے بلکہ وہ صرف ہندوؤں کی نمائندہ ہے۔ حضرت فضل عمر ہمیشہ مسلم لیگ کی دامے درمے سخنے مدد کرتے رہے تھے آپ نے مسلم لیگ سے سلسلہ جنبانی شروع کیا کہ مسلم لیگ کی دروازے جماعت احمدیہ کیلئے کھلے ہونے چاہئیں۔ قائداعظم بھی اس امر سے بخوبی آگاہ تھے کہ جماعت احمدیہ ایک منظم اور فعال کام کرنے والی جماعت ہے اگر مسلم لیگ کو جماعت احمدیہ کی حمایت حاصل ہو جائے تو مسلم لیگ کو اپنی نمائندہ حیثیت منوانے میں تقویت حاصل ہوجائے گی۔

چنانچہ حضرت فضل عمر نے 1944ء کی مجلس مشاورت میں جہاں ہندوستان کے نمایاں احمدی افراد اور جماعتوں کے نمائندے شریک تھے۔ مشاورت کے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ایک اور بات جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ پیر اکبر علی صاحب مجھ سے اجازت لے کر مسٹر جناح سے ملے تھے۔ اور ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ کھلے طور پر یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ کسی شخص کو محض اس لئے مسلم لیگ سے محروم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ احمدی ہے چونکہ پہلی کمیٹی مسلم لیگ سے جماعت احمدیہ کو خارج قرار دے چکی تھی۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اس امر کی وضاحت کرائی جاتی۔ مسٹر جناح نے ان سے کہا کہ صاف اعلان کرنا تو مشکل ہے۔ کیونکہ اس طرح شورش پیدا ہوجائے گی۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے مسلم لیگ میں شمولیت کے حق سے کسی شخص کو اس بناء پر محروم نہیں کیا جاسکتا کہ وہ احمدی ہے۔ پس چونکہ مسٹر جناح نے کہہ دیا ہے۔ کہ احمدی بھی مسلم لیگ میں شریک ہوسکتے ہیں۔ پہلی کمیٹی جو اس کے خلاف فیصلہ کرچکی تھی اب اس فیصلہ کو منسوخ کردیا گیا ہے۔ اس لئے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ پیر اکبر علی صاحب کے ساتھ مسٹر جناح کی جو گفتگو ہوئی ہے۔ وہ کسی انگریزی اخبار میں شائع کرادی جائے۔ اور پھر اس پر نشان لگا کر وہ پرچہ مسٹر جناح کو اس نوٹ کے ساتھ بھجوادیا جائے۔ کہ ہم آپ کو یہ اخبار بھیج رہے ہیں جس میں آپ کی گفتگو درج ہے۔ جو آپ نے مسلم لیگ میں احمدیوں کی شمولیت کے متعلق پیر اکبر صاحب سے کی۔ اگر یہ گفتگو غلط شائع ہوئی ہے۔ تو آپ اس کی تردید کردیں۔ اور اگر آپ نے تردید نہ کی۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ جو گفتگو اخبار میں آپ کے متعلق شائع کیا گیا ہے وہ درست ہے۔ اس کے بعد اگر مسلم لیگ نے کوئی خلاف ورزی کی۔ تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ ہم اس وقت اس نوٹ کو پیش کر

(باقی صفحہ 7 پر)

جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ایمان افروز رپورٹ

60 ممالک کی مہمان خواتین سمیت دس ہزار سے زائد ممبرات کی ریکارڈ شرکت

جلسہ کے انتظامات کے لئے مختلف شعبوں کے تحت 1280 کارکنات نے دن رات محنت کی

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ ہی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ہوا۔ امسال جلسہ سالانہ کی خاص بات یہ تھی کہ اس کو انٹرنیشنل جلسہ ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ جون 2001ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ جرمنی کو انٹرنیشنل حیثیت سے منانے کی منظوری ملی تو جہاں جماعت کے مردوں میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا وہاں خواتین بھی پورے عزم کے ساتھ اس جلسہ کو منانے کی تیاریاں کرنے لگیں۔ سابقہ صدر محترمہ اختر درانی صاحبہ نے جون تک اور موجودہ صدر زینت حمید صاحبہ نے انتھک کام کیا۔ امیر صاحب نے افسر جلسہ سالانہ نیشنل عاملہ ممبرز سے میٹنگز، جلسہ کمیٹی کی تشکیل، شعبہ جات کی ناظمات سے پہلے انفرادی میٹنگز اور پھر اجتماعی میٹنگز غرض ہر طرف کام کا جوش تھا۔ ہر ایک مصروف اور مسرور نظر آتا تھا کہ جرمنی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا ہے کہ یہاں انٹرنیشنل جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے تو اس کی بھرپور تیاری کی جانی چاہئے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری کا کام کئی ماہ قبل شروع ہو گیا تھا اور جیسے جیسے جلسہ کے دن قریب آ رہے تھے، ڈیوٹیوں میں تیزی اور باقاعدگی شروع ہو گئی تھی۔ لیکن اس وقت ہم اپنے قارئین کو جلسہ گاہ لئے چلتے ہیں جہاں خواتین اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔

جرمنی میں موسم عموماً ٹھنڈا رہتا ہے لیکن جلسہ کے ایام میں درجہ حرارت دن کے وقت 33 سنٹی گریڈ تک رہا جس سے کافی گرمی کا سامنا کرنا پڑا۔ مین جلسہ گاہ کے احاطہ میں مرد اور خواتین کے داخل ہونے کے علیحدہ علیحدہ راستے ہیں۔ خواتین کے راستہ پر کارکنات متعین ہیں ان میں سے کچھ استقبال کے شعبہ سے منسلک کارکنات ہیں جن کی ناظمہ مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ ہیں جو خواتین کا سامان اٹھا اٹھا کر رہائش کے ٹینٹ تک پہنچا رہی ہیں۔ کچھ کارکنات مکرمہ خورشید نواز صاحبہ کی نگرانی میں عمومی سیکورٹی پر متعین ہیں۔ عمومی سیکورٹی کا شعبہ بھی ان شعبوں میں سے ہے جو 24 گھنٹے اور پورے جلسہ گاہ میں ڈیوٹی دیتا ہے۔ مزید یہ کہ حفاظت خاص کی بھی معاونت کرتا ہے۔

جلسہ گاہ کا احاطہ

مین جلسہ گاہ سے چند میٹر چلنے کے بعد خواتین کے جلسہ گاہ کا احاطہ شروع ہوتا ہے جو مردوں کے احاطہ سے نصف ہے۔ احاطہ کا بڑا دروازہ گیٹ نمبر 1 کہلاتا ہے۔ یہاں رجسٹریشن اور حاضری و نگرانی کے شعبے کام کر رہے ہیں۔ اس دفعہ رجسٹریشن کے لئے کمپیوٹر کا تجربہ کیا گیا جس میں کچھ تکنیکی خرابیاں بھی ہوئیں رجسٹریشن کا شعبہ مکرمہ نادیہ شاہد صاحبہ کی نگرانی میں اور حاضری نگرانی کا شعبہ مکرمہ ثروت اسلام صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ شعبہ حاضری نگرانی کے مطابق جلسہ کی حاضری یوں رہی۔

پہلے دن کی حاضری:۔ 7825

دوسرے دن کی حاضری:۔ 14878

تیسرے دن کی حاضری:۔ 8925

گیٹ سے داخل ہوتے ہی دائیں طرف خواتین کے جلسہ گاہ کا بڑا ٹینٹ ہے جبکہ بائیں طرف امانات کا شعبہ ہے جو مکرمہ عطیہ مبارک صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ مہمانوں نے کافی تعداد میں اپنی اشیاء بطور امانت رکھوائیں۔ ان اشیاء کو رجسٹر پر درج کیا جاتا۔ بعد ازاں یہ اشیاء واپس کر دی گئیں۔

اس کے آگے جلسہ گاہ نمبر 2 ہے جس کا سائز 11.3x40 میٹر ہے۔ اس میں ایسی خواتین کے جلسہ سننے کا انتظام کیا گیا تھا جن کے ساتھ چھوٹے بچے تھے۔

کنڈر گارٹن

اب ہم کنڈر گارٹن میں ہیں۔ اس کی ناظمہ مکرمہ ڈاکٹر امۃ الرقیب صاحبہ ہیں۔ بچے ان سے اور وہ بچوں سے بے حد پیار کرتی ہیں۔ یہاں پر 3 سال سے 7 سال تک کی عمر کے تقریباً ایک ہزار بچے آئے۔ بچوں کی دلچسپی کے لئے کھیلیں تھیں اور ڈرائینگ کرنے کا انتظام تھا۔ بچوں کو مثبت انداز میں کھیلوں میں مصروف رکھا جا رہا تھا۔ بچے اس جگہ بہت خوش رہے ہیں اور مائیں اس عرصہ میں جلسہ کی کارروائی سننے میں مصروف رہیں۔

مختلف شعبہ جات

اس سے اگلے ٹینٹ میں تین شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ نظافت بیرون، نظافت W C، واٹر سپلائی۔ نظافت بیرون نمبر 1 اور نمبر 2 نے مکرمہ منزہ سلیم صاحبہ اور مکرمہ نصرت رفیق صاحبہ کی نگرانی میں انتھک کام کیا۔ جلسہ گاہ کے بیرونی حصہ میں کوڑا کرکٹ اور گند اٹھانے کا کام بغیر وقفہ کے مسلسل کیا گیا۔ کارکنات کوڑے کے تھیلے ایک Point پر جمع کرتی تھیں جہاں سے جماعت کے کارکن انہیں اٹھاتے۔

ایک شعبہ کی کارکردگی ایسی ہے جس کو جتنا بھی سراہا جائے اس کی جتنی بھی تعریف بھی کی جائے وہ کم ہے۔ ان کا کام مشکل اور جذبہ مثالی تھا۔ یہ ڈیوٹی نظافت WC نمبر 1 اور نمبر 2 کی ہے۔ جہاں مکرمہ شمائلہ تنویر صاحبہ اور مکرمہ عاصمہ اکرام صاحبہ اپنی اپنی ٹیموں کے ساتھ صبح سے رات 12 بجے تک کام کرتیں۔ اتنے بڑے جلسہ میں ٹائیلٹ کی معیاری صفائی نہیں رکھی جا سکتی۔ الحمدللہ صفائی کا معیار اچھا تھا۔

نظافت کے شعبہ کے ساتھ ہی واٹر سپلائی کا دفتر ہے جو محترمہ شاہین رفیق صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ بچیاں بوتلوں اور بالٹیوں میں پانی لئے اندرون اور بیرون جلسہ گاہ پھر رہی ہیں گرمی چونکہ بہت تھی اس وجہ سے اس شعبہ میں کافی کارکنات کی ضرورت تھی۔ شعبہ ھذا کی طرف سے ایک دفعہ اعلان ہوا کہ کارکنات چاہئیں تو اللہ کے فضل سے انڈیا، برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک سے کافی تعداد میں خواتین ڈیوٹی دینے کے لئے جمع ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء دے۔

اب ہم شعبہ جرمن سیکشن کے ٹینٹ میں ہیں جن کی ناظمہ ایک جرمن بہن مکرمہ مریم بخوطہ صاحبہ ہیں۔ یہاں مہمان جرمن خواتین (جن میں سے اکثر زیر (دعوت) یا جلسہ کو دیکھنے آئیں ہیں) کے بیٹھنے کا اعلیٰ انتظام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس سوال و جواب میں مہمانوں کو لے جایا گیا جو ہفتہ 25 اگست کو مردانہ جلسہ گاہ میں منعقد ہو گئی۔ اس سے آگے نومبایعین کا ٹینٹ ہے۔ جس کا انتظام مکرمہ صفورا امتیاز صاحبہ کے سپرد ہے۔ یہاں 400 نو احمدی خواتین کے دن کو ٹھہرانے کا انتظام تھا۔ رات کو 138 مہمانوں نے قیام کیا۔ 18 مختلف شہریتوں سے تعلق رکھنے والے افراد یہاں ٹھہرے۔

اس سے ملحق شعبہ خدمت خلق ہے۔ یہ بھی ان شعبوں میں سے ہے جنہوں نے جلسہ کے دنوں میں 24 گھنٹے کام کیا۔ یہاں مکرمہ شمیم مستقیم صاحبہ بطور ناظمہ کام کر رہی ہیں۔ اس شعبہ سے مہمانوں کو دودھ، چائے اور گرم پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ جب بھی کسی دوسرے شعبہ میں کارکنات کی ضرورت پڑتی یہ شعبہ اپنی ریزرو کارکنات وہاں بھجواتا۔ ضیافت کے شعبہ کے لئے دو ٹینٹ ہیں۔ اب ہم جس ٹینٹ میں ہیں یہ ضیافت کا ٹینٹ ہے جس کی منتظمہ ایک جرمن بہن محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ ہیں۔ جنہیں اردو اور پنجابی پر بھی کافی عبور حاصل ہے۔ جلسہ گاہ کے بعد سب سے زیادہ تعداد میں مہمان یہاں اکٹھے ہوتے ہیں جہاں ناشتہ، دوپہر کا کھانا اور شام کا کھانا دیا جاتا ہے۔ ایشین اور یورپین کھانے کا مینو بنا کر مختلف جگہوں پر آویزاں کیا گیا تا کہ لائن میں کھڑے ہونے سے پہلے مہمانوں کو پتہ چل سکے کہ وہ کیا کھانا چاہتے ہیں۔ ہر ایک جو چاہے کھا سکتا ہے۔ امسال اس شعبہ میں بہت پلاننگ کی گئی اور ناظمہ نے جہاں مہمانوں کو کھانا کھلانے کی طرف توجہ دی وہاں یہ توجہ بھی دی کہ روٹی، سالن یا گلاس پیالیاں وغیرہ ضائع نہ ہوں اور اس کے لئے ذاتی طور پر نگرانی کی۔ قطار بندی کا خیال بھی رکھا گیا جس محنت اور جانفشانی سے محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ نے کام کیا تو اس کی مثال کم ہی ملتی ہے۔ اگر رات تین بجے مہمان آئے ہیں تو وہ اٹھ کر کھانا دے رہی ہیں اور تینوں دن ان کے کام کرنے کی صلاحیت میں فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں ترقی دے۔ آمین۔

اب ہم سٹیج کے پیچھے بائیں طرف کی سیر کرتے ہیں جہاں انتظامات کے لئے مزید دو دفاتر قائم ہیں۔ پہلا دفتر ناظمہ اعلیٰ کا ہے۔ جس میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور ان کے سٹاف میں شامل کارکنات مصروف عمل ہوتی ہیں اور جلسہ کے جملہ انتظامات کو کنٹرول کرتی ہیں۔

سیکورٹی عمومی، حفاظت خاص اور رپورٹنگ کے شعبہ جات براہ راست نگران اعلیٰ کی نگرانی میں تھے۔ ان کے ساتھ ان کی چھ نائبات نے کام کیا مکرمہ فوزیہ نوری صاحبہ نائبہ نگران اعلیٰ، حفاظت خاص کی ناظمہ تھیں۔ نگرانی اور حفاظت کی خاطر شعبہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

VIP مہمان جن میں سے حضور اقدس کے خاندان کے افراد، انڈونیشیا کی ایک منسٹر خاتون، افریقہ سے دو ملکائیں تھیں جن کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواتین کے جلسہ گاہ میں تشریف آوری پر تمام حلقہ صدران، ریجنل صدران، ناظمات شعبہ جات، عاملہ ممبرز اور اس کے علاوہ سیکورٹی عمومی کی مدد بھی حاصل کی گئی تھی۔

مکرمہ نعیمہ شاہین صاحبہ نائبہ نگران اعلیٰ کی نگرانی میں درج ذیل شعبہ جات تھے۔ مہمانان بیرون از جرمنی، نومبایعین، ملاقات، حاضری نگرانی، ہیومینیٹی فرسٹ، گمشدہ اشیاء، ٹرانسپورٹ، تربیتی کمیٹی، بازار، جرمن سیکشن۔

مکرمہ رخسانہ احمد صاحبہ نائبہ نگران اعلیٰ درج ذیل شعبوں کی نگران تھیں۔ انفارمیشن و شکایات، نظافت بیرون نمبر 1 اور 2۔ سو بیوت الذکر، ضیافت، امانات، وائنڈ اپ۔

مکرمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ نائبہ نگران اعلیٰ درج ذیل شعبوں کی نگران تھیں: پریس، سٹور، فرسٹ ایڈ، رہائش، سٹوڈنٹ ٹینٹ، استقبال، رجسٹریشن، کنڈر گارٹن، MTA۔

مکرمہ مریم ناز صاحبہ درج ذیل شعبوں کی نگران

تھیں: ڈسپلن اندرون نمبر 1 اور 2۔ نظافت اندرون نمبر 1 اور 2، آرائش، ٹرانسلیشن، گرین ایریا، گرین ایریا حلقہ خاص، اناؤنسمنٹ، اجراء کارڈز برائے مریضاں، ٹیکنیک، وقف عارضی۔

خاکسارہ لبنیٰ سہیل، نائبہ نگران اعلیٰ نے درج ذیل شعبہ کی نگرانی کی۔ رشتہ ناطہ، خدمت خلق، لجنہ آفس، وقف نو، وصیت، نمائش، بک سٹال، سمعی و بصری، واٹر سپلائی۔

نگران اعلیٰ کے دفتر کے ساتھ بڑے ٹینٹ میں چند دفاتر اکٹھے ہیں جن میں پہلا ٹیکنیک ہے۔ جس کی ناظمہ مکرمہ امینہ خانم صاحبہ ہیں۔ جلسہ گاہ میں بجلی کی سپلائی، ناظمات کو واکی ٹاکی مہیا کرنا وغیرہ ان کی ذمہ داری تھی۔ اس کے ساتھ شعبہ پریس ہے جس کی ناظمہ خولہ حبش صاحبہ ہیں۔ ایک پرائیویٹ کمپنی WB نے کیمرہ ٹیم بھجوائی جنہوں نے شعبہ سوبیوت الذکر کی ریکارڈنگ کی۔ مقامی شہر من ہائم سے ایک خاتون جرنلسٹ آئیں جنہوں نے کافی سوالات کئے اور جلسہ سالانہ سے متعلق اپنے اخبار میں تینوں دن مضامین لکھے۔ اسی طرح من ہائیم میسر کی ایک نمائندہ خاتون نے جلسہ گاہ کا دورہ کیا۔ اس شعبہ کی کارکنات نے جلسہ گاہ اور خدمت خلق میں بھی ڈیوٹی دی۔ آگے شعبہ ٹرانسپورٹ کا دفتر ہے جس کی ناظمہ مکرمہ ساجدہ چوہدری صاحبہ ہیں جنہوں نے جلسہ سے قبل اور دوران جلسہ فرینکفرٹ اور گروس گیراؤ سے کارکنات کو لانے اور لے جانے کا کام کیا۔ جلسہ سے دو دن قبل جب یہ میٹنگ پر تین کارکنات کے ساتھ آ رہی تھیں ان کی کار کو حادثہ ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر سب کو اپنی حفاظت میں رکھا۔ اس کے ساتھ شعبہ وصیت کا دفتر ہے جو محترم ام بشارۃ صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ یہاں وصیت فارم، رسالہ الوصیت اور جماعتی ہدایات موجود ہیں۔ شعبہ رپورٹنگ کی میز پر مکرمہ امۃ المنان طاہر صاحبہ تشریف رکھتی ہیں۔ شعبہ ہذا کی طرف سے تمام شعبہ جات کو رپورٹنگ کے فارم تقسیم کئے گئے جس پر رپورٹ لکھ کر ہر شعبہ اپنی نائب ناظمہ کے ذریعہ شعبہ رپورٹنگ میں جمع کرواتا تھا۔ جلسہ سے قبل جلسہ کی میٹنگز میں رپورٹر بھی تیار کی گئیں۔

شعبہ تربیتی کمیٹی کے دفتر میں مکرم اختر درانی صاحبہ اپنی ٹیم کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ بازار کی نگرانی، راستوں کی نگرانی، اخلاق اور پردہ کا لحاظ غرض مختلف تربیتی امور پر پیار و محبت سے مہمانوں کو توجہ دلاتی رہیں۔

شعبہ وقف نو کا دفتر بھی یہاں موجود ہے۔ مکرمہ طیبہ نصیر صاحبہ ان کی نگران ہیں۔ وقف نو میں شامل 60 ناصرات نے نظافت، واٹر سپلائی، WC، نمائش، رجسٹریشن اور سیکورٹی میں ڈیوٹی دی۔ اکثر بچیوں نے وقف نو کے بیجز لگائے ہوئے تھے اور بڑے اعتماد اور خوشی سے اپنی اپنی ڈیوٹیوں میں مصروف تھیں۔

اجراء کارڈ برائے مریضاں کی ناظمہ مکرم خدیجہ بشریٰ صاحبہ تھیں۔ ان کے شعبہ سے 415 کارڈوں کا اجراء ہوا۔ شعبہ کارڈ اجراء برائے گرین ایریا حلقہ خاص مکرمہ صفیہ چیمہ صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا تھا۔ جنہوں نے گرین ایریا کے لئے 313، ٹرانسلیشن کے لئے 76، کرسیوں کیلئے 346 اور مخصوص مہمانوں کے لئے 86 کارڈ جاری کئے۔

دفاتر کے وسط میں شعبہ انفارمیشن ہے جس کی ناظمہ طیبہ چیمہ صاحبہ ہیں۔ یہاں مہمان خواتین کو نہ صرف جلسہ کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔ بلکہ ٹیلی فون کی سہولت بھی موجود ہے۔ اسی طرح حضور انور سے ملاقات کی اطلاع بھی مہمانوں کو دی جا رہی ہے۔

جلسہ گاہ کے وسط میں ہی بیت الذکر کی طرز پر بنا ہوا ایک ٹینٹ شعبہ سوبیوت الذکر کا ہے جو دور سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اس کی ناظمہ مبشرہ محمود صاحبہ ہیں۔ اس ٹینٹ میں مختلف بیوت الذکر کے ماڈلز رکھے گئے ہیں۔ پریس کی نمائندگان نے اس شعبہ کی فلم بنائی۔ نقد رقم اور زیورات کی صورت میں چندہ اکٹھا ہوا۔

اب ہم MTA کے ٹینٹ میں چلتے ہیں جو آصفہ کلیم صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ خواتین کے جلسہ کی ریکارڈنگ خواتین ہی کرتی ہیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب بھی اسی ٹیم نے ریکارڈ کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی اور افریقہ کی دو ملکاؤں کے انٹرویوز نیز مہمان خواتین کے انٹرویوز اور تاثرات بھی ریکارڈ کئے گئے۔ اس کے بعد لجنہ آفس کا دفتر ہے جس کی ناظمہ تنویر گردیزی صاحبہ ہیں جو لجنہ کا دفتری کام کرنے حلقہ جات کو گرانٹ دینے اور رپورٹ فارم وغیرہ دینے میں مصروف ہیں۔

آگے کمرہ کی طرز پر بنا ہوا ایک خیمہ ہے جہاں شعبہ سٹور واقع ہے۔ جس کی ناظمہ رفعت طاہرہ صاحبہ ہیں جو شعبہ جات کی دی گئی ڈیمانڈ لسٹوں کے مطابق انہیں اشیاء فراہم کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ اشیاء جو دوران جلسہ استعمال نہ ہوں یا اگلے سال دوبارہ استعمال ہونے والی اشیاء کو اگلے سال کے لئے سنبھال کر رکھتی ہیں۔

اس کے آگے مہمانان بیرون جرمنی کا ٹینٹ ہے۔ جس کی ناظمہ منور واگس ہاؤزر صاحبہ ہیں۔ جو مہمانوں کے آرام کا خیال رکھنے میں کوشاں ہیں۔ یہاں خاندان حضور اقدس کے افراد، تبشیر کے مہمان، افریقہ کی ملکہ اور مختلف ممالک سے آئی ہوئی شخصیات کے طعام کا انتظام ہے۔

اس کے آگے طبی امداد کا شعبہ مکرمہ رضیہ امبر صاحبہ کی نگرانی میں مصروف عمل ہے۔ دوران جلسہ انہوں نے 150 مریضوں کا علاج کیا۔ دو خواتین جو زیادہ بیمار تھیں انہیں ریڈکراس کی ٹیم کے سپرد کیا گیا۔

گیٹ نمبر 3 کے پاس مکرمہ زاہد بشیر صاحبہ کی نگرانی میں ملاقات کا دفتر ہے۔ ناظمہ اعلیٰ کے دفتر کے پاس موجود گیٹ نمبر 2 پر بھی ان کی کارکنات متعین ہیں۔ مرد حضرات سے ملاقات کے پیغام کا سٹیج سے اعلان کرواتی ہیں۔ اس دفتر کے ساتھ گمشدہ اشیاء کا شعبہ مکرمہ نادرہ رامہ صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ گمشدہ اشیاء کے اعلانات کروائے گئے اور باقی اشیاء کو شعبہ امانات میں جمع کروایا گیا۔

اب ہم دفتر رشتہ ناطہ کے آگے ہیں۔ جس کی ناظمہ مکرمہ روبینہ منیر صاحبہ ہیں۔ انہوں نے مختلف ممالک کے لڑکوں اور لڑکیوں کے کوائف جمع کئے۔ 14 خاندانوں کا رابطہ کروایا، 2 رشتے کروائے۔

اس سے آگے مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ کی نگرانی میں شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ کام کر رہا ہے۔ جہاں عطیات اور صدقات اکٹھے کئے جا رہے ہیں ایسی خواتین جنہوں نے آنکھوں کا آپریشن کروانا تھا ان کے لئے رقم اکٹھی کی گئی ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت کئے گئے کام کی وڈیو کیسٹ بھی دکھائی گئی۔

اس کے ساتھ بک سٹال کا شعبہ مکرمہ طاہرہ الیاس صاحبہ کی نگرانی میں مصروف عمل ہے۔ ایک طرف جرمن و انگریزی کی کتب رکھی گئیں تھیں۔ اسی طرح اردو کی کتابیں علیحدہ رکھی گئی تھیں۔ لجنہ کی کتب علیحدہ رکھی گئیں ہیں۔ اس سال خواتین نے تعبیر نامہ بہت تعداد میں خریدا۔ یہ جہاں سے نظموں کی خوبصورت آوازیں آ رہی ہیں یہ سمعی بصری کا سٹال ہے۔ جس کی ناظمہ مکرمہ طلعت احمد صاحبہ ہیں۔ اس شعبہ میں اردو اور جرمن کی CDs اور آڈیو کیسٹس دستیاب ہیں۔

اس کے آگے سٹوڈنٹس سیل ہے۔ جس کی ناظمہ محترمہ فاطمہ یوسف صاحبہ ہیں۔ اس ٹینٹ میں 140 مہمان تشریف لائے۔ دو لیکچرز کا انتظام کیا گیا۔ میں اور میرا مذہب کے عنوان پر ایک مباحثہ رکھا گیا۔ جس میں دوسرے ممالک کی مہمان خواتین نے بھی حصہ لیا۔ امسال صدر لجنہ کے زیر اہتمام سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے الیکشن بھی ہوئے۔ سٹوڈنٹس کی دلچسپی کی چیزیں بھی ٹینٹ میں موجود ہیں۔

اس کے آگے نمائش کا ٹینٹ مکرمہ ریحانہ بشریٰ صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ جرمنی کے تمام ریجنز نے نمائش کی اشیاء بھجوائیں انہیں ترتیب سے لگایا گیا۔

جلسہ گاہ کے آخری حصہ کی طرف بائیں جانب بازار تھا جس کی منتظمہ مکرمہ سعدیہ رفیق صاحبہ ہیں۔ امسال تمام دکانیں پرائیویٹ لگائی گئیں۔ آئس کریم، فالودہ، آلو چنے، پکوڑے، ٹافیاں، کپڑوں کے سٹال، غرضیکہ بہت سی اشیاء بازار سے مل سکتی تھیں۔

جلسہ گاہ کے بالکل آخر میں دائیں اور بائیں طرف رہائش کے دو ٹینٹ لگائے گئے۔ شعبہ رہائش مکرمہ مسرت ملک صاحبہ کی نگرانی میں کام کر رہا تھا۔ 870 مہمانوں نے جلسہ گاہ میں قیام کیا۔ مہمانوں کی آمد جلسہ گاہ میں جمعرات سے شروع ہو گئی۔ مہمانوں کے سامان کی حفاظت بھی کی جاتی رہی۔ اسی طرح ہر آنے والے کے کھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔

جلسہ گاہ

اب ہم قارئین کو اندرون جلسہ گاہ لئے چلتے ہیں جہاں جلسہ گاہ کے دو ٹینٹ لگائے گئے۔ ایک بڑا ٹینٹ جس کا سائز 50x100 میٹر تھا اور دوسرا چھوٹا ٹینٹ اس کی بائیں جانب تھا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں بہت محنت کی گئی۔ اتنے بڑے ٹینٹ کو لگانا، لکڑی کا فرش تیار کرنا، قالین بچھانا، بجلی کا انتظام کرنا، آواز کا انتظام بہتر تھا۔ اتنے بڑے ہال میں گونج نہیں تھی۔ کیونکہ سپیکرز کو برابر فاصلہ سے چھتوں سے لٹکایا گیا تھا۔ یہ سب جماعتی انتظامات تھے۔ لجنہ کا شعبہ ڈیکوریشن جو کہ مکرمہ امۃ السلام میر صاحبہ کی نگرانی میں تھا نے امسال بہت محنت سے جلسہ گاہ اور سٹیج کو سجایا۔ سٹیج کے اردگرد پودے اور سٹیج کے دائیں طرف لئے چلتے ہیں۔ یہ گرین ایریا ہے جس کی ناظمہ مکرمہ امۃ المتین شاہد صاحبہ ہیں۔ کرسیاں سلیقے سے لگی ہیں۔ اس ایریا میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد، تبشیر کے مہمان، افریقہ کی دو ملکائیں اور دوسرے معزز مہمان تشریف رکھتے ہیں۔

سٹیج پر مکرمہ بشریٰ داؤد ناصر صاحبہ اپنی کارکنات کے ساتھ سٹیج کی صفائی رکھنے اور اعلانات کروانے میں مصروف ہیں۔ سٹیج کے عقب میں مردانہ جلسہ گاہ کی طرح 11x7m کی بڑی سکرین نصب کی گئی ہے۔ جس پر Live کارروائی کے علاوہ مختلف سلائیڈز اور نظارے دکھائے جاتے رہے۔

سٹیج کے بائیں طرف کرسیوں پر وہ مہمان تشریف رکھتے ہیں جنہیں ٹرانسلیشن کی ضرورت ہے۔ یہاں سات زبانوں میں ٹرانسلیشن کا انتظام موجود ہے۔ اس ایریا کی نگران مکرمہ ساجدہ یوسف صاحبہ ہیں۔ ان کی ٹیم بہت مستعدی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ 276 مہمانوں نے ٹرانسلیشن ایریا میں کارروائی سنی۔ سٹیج کے سامنے کا حصہ جو مین جلسہ گاہ کا تقریباً ایک تہائی ہے، گرین ایریا کہلاتا ہے جو جرمنی سے باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس کی نگران امۃ الشافی صاحبہ ہیں۔ یہ امر قابل تحسین ہے کہ مہمانوں کا خیال رکھتے ہوئے جرمنی کی لجنہ ممبرز کیلئے گرین ایریا کے پیچھے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے جلسہ گاہ کے دو حصے بنائے گئے۔ ایریا نمبر 1 مکرمہ نسیم ظہور صاحبہ کی نگرانی میں اور ایریا نمبر 2 مکرمہ فوزیہ ارشد صاحبہ کی نگرانی میں تھا۔ کارکنات نظم و ضبط برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ جلسہ گاہ کی نظافت کے لئے بھی دو حصے بنائے گئے۔ ایریا نمبر 1 مکرمہ مبشرہ ملک صاحبہ کی نگرانی میں اور ایریا نمبر 2 مکرمہ ناصرہ افتخار صاحبہ کی نگرانی میں تھا۔ انہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ انتہائی محنت سے جلسہ گاہ میں صفائی کا انتظام کیا۔ کارکنات مسلسل کوڑا اکٹھا کرتیں۔ وقفہ میں بھی صفائی کی جاتی اور جلسہ کی کارروائی کے بعد روزانہ جلسہ گاہ کو مکمل صاف کیا جاتا تھا۔ بہت سے مہمانوں کا قیام جلسہ گاہ میں بھی تھا۔ صبح نماز کے لئے مہمانوں کو جگانا اور جلسہ گاہ کو وقت پر تیار کرنا۔ ان سب امور کے لئے کارکنات نے بے انتہاء محنت سے اپنے فرائض کو ادا کیا۔

اب آخر میں Windup کے شعبہ کا ذکر ہے جو ریحانہ رضا صاحبہ کی نگرانی میں تھا۔ وہ شعبے جن کے

دفاتر ٹینٹوں میں تھے انہوں نے اپنے اپنے شعبہ میں کاموں کو سمیٹا اور ٹینٹ کو اس حالت میں واپس کیا جس طرح کام شروع کرنے سے پہلے انہیں ٹینٹ دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ جلسہ گاہ کے اندرون اور بیرون کو سمیٹا یقیناً بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس شعبہ کی کارکنات نے کام کا زیادہ حصہ جلسہ کی کارروائی کے بعد اسی دن ختم کرلیا جب کہ باقی کام اگلے روز آ کر مکمل کیا۔ باقاعدہ طور پر اس جلسہ میں 1280 کارکنات نے کام کیا لیکن اس کے علاوہ ہزار ہا ایسی خواتین ہیں جنہوں نے گھروں میں اور حلقوں میں مہمانوں کو ٹھہرانے، لے جانے اور مختلف طرز پر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء حسنہ دے اور اس جلسہ کے نیک اثرات کو دائمی برکات عطا فرمائے اور سلسلہ کی خواتین کو اعلیٰ روایات قائم کرتے ہوئے بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ خدیجہ جرمنی اگست تا اکتوبر 2001ء)

اطلاعات واعلانات

ضرورت باورچی ومعاون باورچی

نظارت تعلیم کے زیر انتظام لاہور میں واقع ''دارالحمد'' احمدیہ ہوسٹل برائے طلباء میں ایک عدد باورچی اور دو عدد معاون باورچی (کل وقتی) کی ضرورت ہے۔ ایسے خواہشمند احباب جو کہ تقریباً 75 لڑکوں کا کھانا مہارت کے ساتھ بنانا جانتے ہوں۔ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی مکرم صدر صاحب / مکرم امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں مورخہ 10 جنوری 2002ء تک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیں۔ ماہوار الاؤنس کے علاوہ سنگل رہائش اور کھانا Free ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم ناصر اقبال خان صاحب مربی سلسلہ حافظ آباد شہر لکھتے ہیں۔ مکرم قریشی خالد ندیم صاحب معلم اصلاح وارشاد مانگٹ اونچہ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''ثاقب ندیم احمد'' عطا فرمایا ہے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب (مرحوم) آف سیالکوٹ شہر کا پوتا اور مکرم محمد صدیق جوئیہ آف ڈوگری گھمناں سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

محترم چوہدری احسان الرحمن بسرا، صاحب (محلہ باب الابواب) واقف زندگی پنشنر تحریک جدید انجمن احمدیہ پھیپھڑوں میں پانی کی تکلیف کی وجہ سے شدید علیل ہیں علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا کمزوری اور ضعف بہت ہے شوگر کی بھی تکلیف ہے صحت کاملہ وعاجلہ والی لمبی زندگی کے عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں میرے بھتیجے مکرم مرزا مظفر محمود صاحب سیکرٹری تحریک جدید فیصل آباد کے بیٹے عزیزم انس احمد مرزا (واقف نو) بعمر پونے چار سال جگر اور گردے میں انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہے باوجود علاج معالجہ کے کوئی **افاقہ** نہیں ہو رہا کمزوری بڑھتی جا رہی ہے

احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

بقائی میڈیکل یونیورسٹی کراچی اور مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ جام شورو نے باہمی اشتراک سے بائیو میڈیکل انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26-12-01 ہے

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم سید برہان احمد ناصر صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج جڑانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 دسمبر 2001ء دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سید زین العابدین تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کا پوتا اور سید محمد مقصود صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی والی لمبی عمر، نیک اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ: وفات ڈاکٹر عبدالمالک شمیم صاحب

تھے۔ آپ ایک ماہر سرجن اور گائینیکالوجسٹ تھے۔ انگلستان سے جنرل سرجری میں FRCS کرنے کے بعد امریکہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ نے گائینیکالوجی میں سپیشلائز کیا اور گزشتہ 28 سال سے امریکہ میں مقیم تھے۔

آپ نہایت منکسر المزاج۔ مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے۔ آپ اپنے جذبہ خدمت خلق کی وجہ سے احباب جماعت میں بہت ہردلعزیز تھے۔ ہمیشہ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے اور آپ کو واشنگٹن جماعت میں مختلف عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ لمبا عرصہ زعیم انصار اللہ واشنگٹن رہے آپ کی نماز جنازہ ''بیت الرحمن'' میری لینڈ میں سوموار کو ادا کی گئی جس میں امریکہ کی مختلف سٹیٹس سے سینکڑوں دوستوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں بروز منگل جماعت کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ کے لواحقین میں آپ کی بیگم محترمہ صاحبزادی امتہ النور صاحبہ اور بچیاں عزیزہ امتہ المجیب زونا۔ اہلیہ ڈاکٹر **قیصر** امیر احمد صاحب امریکہ اور عزیزہ شانزے احمد سلمہا ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب غمزدہ دلوں کو اس اچانک اندوہناک صدمہ کو ہمت اور صبر سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ: وفات منشی محمد اسماعیل صاحب

اسماعیل صاحب خوشنویس مورخہ 15 دسمبر 2001ء بروز ہفتہ علی الصبح انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 92 سال تھی۔ مورخہ 16 دسمبر بروز اتوار بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کو روحانی خزائن کی کتابت کی متعدد بار سعادت نصیب ہوئی کیونکہ قدیم طریقہ طباعت کی وجہ سے نئے ایڈیشن کی طباعت کرتے وقت دوبارہ کتابت کی جاتی تھی۔ روزنامہ الفضل کے ساتھ آپ تقریباً نصف صدی تک منسلک رہے آپ کے چھوٹے بھائی مکرم نورالدین صاحب خوشنویس اور آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب خوشنویس کارکن نظارت اشاعت بھی کتابت کے فن میں جماعت میں معروف ہیں۔ آپ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

(1) مکرم محمد رشید صاحب اسلام آباد
(2) مکرم محمد ارشد صاحب خوشنویس کارکن نظارت اشاعت ربوہ
(3) مکرم مبارک احمد صاحب مقیم امریکہ

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

دعائیہ فہرست پڑھ کر تحریک فرمائی کہ بالخصوص اپنی دعاؤں میں ان تمام لوگوں کو یاد رکھیں۔

دعا کریں گزشتہ صلحاء امت کے لئے، عالم اسلام کے لئے عمومی طور پر، اسلام کے نام پر ستائے جانے والوں کے لئے مثلاً بوسنیا، کشمیر، فلسطین، دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے، خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے لئے، جغرافیائی مسائل کے حل کے لئے، جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے، تمام احمدیوں کے لئے، تمام نومبائعین کی مناسب تربیت کے لئے (اس موقع پر حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت پر خاص توجہ دیں اور ان کی تربیت کے لئے الگ ٹیم تیار کریں۔ اور دعوت الی اللہ کے لئے الگ ٹیم بنائیں) خدمت پر کمربستہ تمام کارکنان کے لئے، واقفین زندگی احباب کے لئے، واقفین نو بچوں کے لئے درویشان قادیان کے لئے، احباب ربوہ کے لئے، تحریک جدید اور وقف جدید کے مجاہدین کے لئے، اشاعت دین حق کے لئے اور احمدیت کے لئے، شہدا اور ان کے پس ماندگان کے لئے، اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے، مسائل سے دوچار لوگوں کے لئے، ازدواجی جھگڑوں کے سلجھنے کے لئے، تمام بیماروں کے لئے، مصیبت زدہ افراد، ایسے افراد جن پر چٹیاں پڑ گئی ہیں، قرضوں میں دبے لوگ، بیوگان، یتامیٰ، حقوق سے محروم لوگوں، رشتہ کے مسائل سے دوچار بچیوں کیلئے، بے اولاد لوگوں، طلبہ، بے روزگار، زمینداروں، آجروں اور اجیروں، مقدمات میں پھنسے، اقتصادی بدحالی کا شکار اور جماعت کے ابتلا کے ختم ہونے کے لئے دعا کریں۔

اس فہرست کے بعد حضرت صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض مسنون دعاؤں اور حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض دعاؤں کے الفاظ دہرائے جس کے بعد آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی جس میں بیت الفضل لندن میں موجود لوگوں کے علاوہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی وساطت سے اکناف عالم کے احمدیوں نے عالمی دعا میں شمولیت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

امسال رمضان المبارک میں حضرت صاحب نے ہر ہفتہ اور اتوار کے دن درس القرآن سے احباب کو فیض یاب کیا جب کہ بقیہ ایام میں حضور انور کے سابقہ دروس کی ریکارڈنگ نشر کی گئی۔

بقیہ صفحہ 4

دیں گے۔ کہ ہمارے ساتھ فلاں عہد کیا گیا تھا۔ مگر مسلم لیگ نے اس کی خلاف ورزی کی۔ بہرحال مسٹر جناح نے اگر اس گفتگو کو تسلیم کر لیا۔ تو ہمیں انفرادی طور پر مسلم لیگ میں شمولیت کے متعلق احمدیوں کو اجازت دینے میں کوئی عذر نہیں ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمان اس وقت ایسے نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ کہ اگر آپس میں ملکر کام کرنے کی کوئی بھی صورت پیدا ہو تو ہمیں اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئیے۔ اگر وہ صرف اتنی ہی معذرت کرتے ہیں کہ پچھلی کمیٹی سے میرا کوئی واسطہ نہ تھا۔ اب نئی کمیٹی بنی ہے۔ جس نے پہلے قانون کو منسوخ کرتے ہوئے تسلیم کر لیا ہے کہ احمدی بھی مسلم لیگ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تو ہمیں ان کی اتنی معذرت کو ہی قبول کر لینا چاہئے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء ص 164-165)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 دسمبر-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 اور زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعہ 21-دسمبر غروب آفتاب: 5-10

☆ ہفتہ 22-دسمبر طلوع فجر: 5-35

☆ ہفتہ 22-دسمبر طلوع آفتاب: 7.02

حملے کا منہ توڑ جواب دیں گے

پاکستان نے کہا ہے کہ اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ وہ حق پر ہے اور پاکستان پارلیمنٹ پر حملے میں ملوث ہے تو وہ یہ معاملہ سلامتی کونسل میں لے جائے- ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان پر جارحیت مسلط کی گئی تو بھارت کو وہ جواب دیا جائے گا جس کے بعد بھارت اس طرح کی حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکے گا- پاکستان ٹیلی ویژن کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں وزیر خارجہ عبدالستار نے بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کرتے ہوئے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے واقعہ کا غلط استعمال کرتے ہوئے جارحیت کا ارتکاب کیا تو پاکستان اپنی آزادی اور علاقائی سالمیت کا تحفظ کرنے کے لئے کسی بھی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کرے گا- انہوں نے بھارتی وزیر داخلہ ایل کرشن ایڈوانی کے پاکستان کے خلاف الزامات کو یکطرفہ اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کیا اور کہا کہ بھارتی حکام پاکستان کی جانب جارحیت اور دشمنی کا کھلا مظاہرہ کر رہے ہیں- انہوں نے کہا پاکستان کسی دباؤ کے سامنے نہیں جھکے گا اور بین الاقوامی تعلقات کے مہذب اصولوں کی پاسداری کرے گا- بھارتی حکام غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے یا اس کی اجازت دیئے بغیر نتائج اخذ کر رہے ہیں- دریں اثناء سی این این کو ایک انٹرویو میں وزیر خارجہ نے خبردار کیا کہ پاکستان کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے گا- انہوں نے واضح کیا کہ مہم جوئی کسی کے بھی مفاد میں نہیں ہوگی-

پاک چین تعلقات کی اہمیت بڑھ گئی ہے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ علاقائی امن اور استحکام کے لئے علاقے میں بدلتی ہوئی صورتحال اور حالیہ نئی پیشرفت کے تناظر میں پاک چین تعلقات کو بہت اہمیت حاصل ہوگئی ہے- چینی میڈیا کے ساتھ اپنے انٹرویو میں پاکستانی صدر نے یقین دلایا کہ پاک چین تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں- انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات مشترکہ مفادات' اقوام متحدہ کے چارٹر' اور پرامن بقائے باہمی کے 5 اصولوں کی بنیاد پر استوار ہیں- چین کے ساتھ ہمارے تعلقات آزمودہ ہیں اور ہماری خارجہ پالیسی کا سنگ میل ہیں- انہوں نے کہا کہ تجارتی اور اقتصادی شعبوں میں دونوں ملکوں کے مابین مزید تعاون کی گنجائش موجود ہے انہوں نے کہا کہ ہم اپنی پالیسی مزید آسان اور سادہ بنا رہے ہیں تاکہ معیشت' زراعت' غیر ملکی سرمایہ کاری اور سوشل سروسز کے شعبوں میں مزید تعاون بڑھایا جاسکے-

مہم جوئی کا بھرپور جواب دیا جائے گا

صدر جنرل پرویز مشرف نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے پاکستان کے خلاف کسی قسم کی مہم جوئی کی اس کا بھرپور جواب دیا جائے گا- انہوں نے پی ٹی وی پر بھارتی قیادت کے دھمکی آمیز بیانات کا مختصر جواب دیتے ہوئے بھارتی حکومت کو خبردار کیا کہ پاکستان کے خلاف اشتعال انگیزی پر مبنی اقدام کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے- لہٰذا وہ ایسے کسی اقدام سے باز رہے-

پاکستان سے دوستی کو نئی بلندیوں پر لے جائیں گے

چین کے صدر جیانگ ژیمن نے کہا ہے کہ علاقائی یا عالمی صورتحال کیسی ہی کیوں نہ ہو پاکستان کے ساتھ سدا بہار دوستی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی صدر مشرف کے دورہ چین سے قبل اے پی پی کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں انہوں نے دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی کوششوں کی تعریف کی- چین کو احساس ہے کہ پاکستان نے قومی مفاد اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے اور ہم اس فیصلے کی حمایت کرتے ہیں- پاکستان اور چین نے افغان مسئلہ کے منصفانہ حل کے لئے قریبی رابطہ رکھا ہے- صدر مشرف کے دورہ چین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے صدر چین نے کہا کہ اس سے دونوں ملکوں کے درمیان جامع شراکت داری کو فروغ ہوحاصل ہوگا- چین نئی صدی میں اس شراکت کو بلندیوں پر لے جانے کے لئے پاکستان کی حکومت اور عوام کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے- جب ان سے سوال کیا گیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کا اہم اتحادی بننے کے بعد پاکستان کے ساتھ چین کی دوستی تو متاثر نہیں ہوئی تو انہوں نے کہا کہ دونوں ملک افغانستان کے ہمسائے ہیں اور دونوں کے لئے ایک پرامن اور مستحکم افغانستان انتہائی اہم ہے-

مینار پاکستان پر ہائیڈ پارک بنایا جائے گا

پنجاب کے گورنر نے کہا ہے کہ لاہور سمیت صوبے کے تمام شہروں کو صاف ستھرا' سرسبز اور ماحولیاتی آلودگی سے پاک بنانا ان کا خواب ہے جس کے لئے ہر شہر میں عوام کو صحت مند سرگرمیوں کی فراہم کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں گے- انہوں نے ان خیالات کا اظہار لاہور کا دورہ کرنے کے دوران کیا- انہوں نے متعلقہ حکام پر یہ بھی زور دیا کہ مینار پاکستان کے کسی ایک کونہ میں عوام کے کسی بھی طبقہ کو کسی بھی ایشو پر اظہار خیال کا موقع فراہم کرنے کے لئے لندن کے ہائیڈ پارک کی طرز پر ''لاہور ہائیڈک پارک'' بنایا جائے-

صحافی آئی ایس آئی سے بہتر معلومات رکھتے ہیں

گورنر پنجاب نے گورنر ہاؤس میں صحافیوں سے عید ملنے کے بعد غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ صحافیوں کا کام بھی بڑا مشکل ہوتا ہے اور مختلف تقریبات میں بڑے وقت پر پہنچتے ہیں اور آئی ایس آئی والوں سے بھی بہتر اطلاعات رکھتے ہیں اور ویسے بھی ہماری حکومت نے ابھی تک پریس سے کوئی چیز مخفی نہیں رکھی اور یہی ہماری پالیسی ہے-

---

موسم بدل رہا ہے

اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک شربت صدر کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں- سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ **شربت صدر** استعمال کرائیں

چھوٹی شیشی -/15 روپے بڑی -/60 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
فون 212434-04524 فیکس 213966

ہومیو پیتھک کتب

اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گول بازار ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ- کاروباری سیاحتی' بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان' شجرکار' دیجی ٹیبل ڈائز- کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:mobi-k@usa.net

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر:- غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

HERCULES
Reliable Products for your Vehicle
TIN PACK

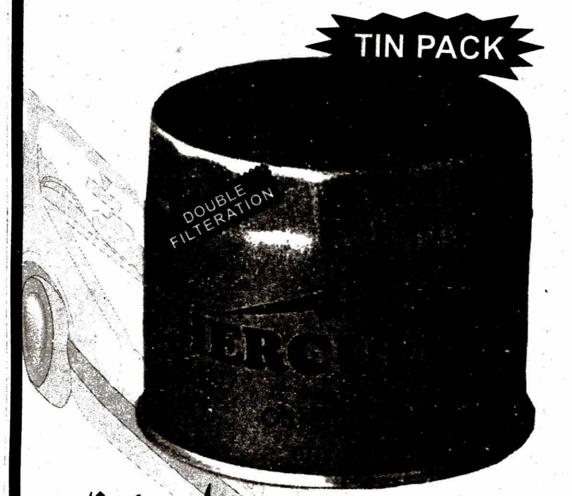

مینوفیکچرر
آئل فلٹر
پٹہ کمانی سیلنسر بکس
وسلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس

ہرکولیس آئل فلٹر

میاں بھائی

طالب دعا
میاں عبداللطیف- میاں عبدالماجد

Ph: 042-7932514-5-6 کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ لاہور
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61